11110 ـ برزخ کیا ہے

سوال

برزخ کیا ہے ؟ گزارش ہے کہ اس کی تفصیل کے ساتھ کریں ۔
اور میں یہ بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ گناہوں پر سزاؤں کی کیا اقسام ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

برزخ سے مراد وہ ہے کہ انسان کے مرنے سے لے کر قیامت کے دن اس کے اٹھنے تک کو برزخ کہا جاتا ہے تو جو شخص اسلام پر مرتا ہے اسے نعمتوں سے نوازا جاتا اور جو کفر اور معصیت پر مرتا ہے اسے عذاب کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

فرمان باری تعالی ہے :

< آگ کے سامنے یہ ہر صبح اور شام لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہو گی (فرمان ہو گا) فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو >

اور گناہوں کے اعتبار سے سزائیں بھی مختلف ہیں، صحیح بخاری کی حدیث میں بعض مرتکبین کبیرہ کو عالم برزخ میں جو عذاب ہوتا ہے اس کا بیان ہے ۔

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ کیا کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے تو راوی کہتے ہیں کہ جسے اللہ تعالی نے چاہا اس نے وہ خواب بیان کر دیا اور ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میرے پاس رات دو آنے والے آئے اور وہ دونوں مجھے لینے آئے تھے انہوں نے مجھے کہا کہ چلو تو میں ان کے ساتھ چل پڑا تو ہم ایک شخص کے پاس پہنچے جو کہ لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے پاس ایک بڑا پتھر لئے کھڑا تھا تو اس نے اچانک وہ پتھر اس کے سر پر دے مارا تو اس کا سر چپک گیا اور پتھر دوسری طرف لڑھک گیا تو وہ پتھر کو اٹھا لایا تو اس کا سر دوبارہ اصلی حالت میں آچکا تھا تو اس نے اس کے ساتھ پھر پہلے

جیسا سلوک کیا تو میں نے ان دونوں کو کہا سبحان اللہ ان کا کیا معاملہ ہے تو وہ کہنے لگے آگے چلو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم آگے گئے تو ہم ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو کہ گدی کے بل لیٹا ہوا تھا اور دوسرا ایک لوہے کا کنڈا لئے کھڑا تھا جس سے وہ اس کے رخسار اور ناک اور آنکھ کو گدی تک کاٹ دیتا تو راوی کہتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ ابو رجاء نے یہ کہا ہو کہ پھاڑ دیتا تھا تو پھر دوسری جانب چلا جاتا اور اسی طرح کرتا جس طرح کہ اس نے پہلی جانب کیا تھا تو جب ایک جانب سے فارغ ہوتا تو دوسری جانب صحیح ہو چکی ہوتی تو دوبارہ وہی کام کرتا جو اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا تو میں نے کہا سبحان اللہ ان کا کیا معاملہ ہے تو وہ دونوں کہنے لگے چلو چلو ہم چل پڑے حتی کہ ہم ایک تنور کی طرح کی چیز کے پاس آئے ۔

راوی کہتا ہے میرا خیال ہے کہ وہ کہتے تھے اس میں آوازیں اور شور تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے اس میں جھانکا تو اس میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں ان کے نیچے سے آگ کے شعلے آتے تو جب وہ شعلے آتے تو شور مچاتے تو میں نے ان دونوں کو کہا کہ یہ کون ہیں تو وہ دونوں کہنے لگے چلو چلو تو ہم چل پڑے حتی کہ ہم ایک نہر پر آئے راوی کہتا ہے کہ انہوں نے کہا کہ وہ خون کی طرح سرخ تھی تو اس نہر میں ایک آدمی تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے ایک آدمی نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کر رکھے تھے وہ تیرتا ہوا جب اس کے پاس واپس آتا تو اپنا منہ کھولتا تو وہ اس کے منہ میں ایک پتھر دے دیتا اور وہ پھر تیرنا شروع کر دیتا اور پھر اس کے پاس واپس آتا تو جب بھی آتا منہ کھولتا اور وہ اس کے منہ میں ایک پتھر دے دیتا میں نے ان دونوں کو کہا کہ یہ دونوں کون ہیں تو وہ دونوں کہنے لگے چلو چلو تو ہم چل پڑے حتی کہ ہم ایک ایسے آدمی کے پاس آئے جس کا منظر بہت ہی برا تھا اس کے پاس آگ تھی جسے وہ بھڑکا رہا اور اس کے ارد گرد چکر لگا رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے ان دونوں کو کہا کہ یہ کیا ہے تو وہ دونوں کہنے لگے چلو چلو تو ہم چل پڑے حتی کہ ہم ایک ایسے باغ کے پاس آئے سر سبز وشاداب تھا اس میں موسم بہار کے ہر رنگ تھے اور باغ کے درمیان میں بہت لمبا شخص تھا جس کا سر دکھائی نہیں دے رہا تھا اور اس کے ارد گرد ایسے بچے تھے جو میں نے کبھی نہیں دیکھے میں نے ان دونوں کو کہا کہ یہ دونوں کون ہیں تو وہ دونوں کہنے لگے چلو چلو تو ہم چل پڑے حتی کہ ہم ایک بہت بڑے باغ کے پاس آئے جس سے بڑا اور نہ اس سے خوبصورت باغ میں نے کبھی دیکھا ان دونوں نے کہا کہ اس میں چڑھ جاؤ تو ہم اس میں چڑھ گئے تو ہم ایک شہر تک آ گئے جو کہ ایک سونے اور ایک چاندی کا اینٹ کا بنا ہوا تھا جب ہم شہر کے دروازے پر آئے تو ہم نے اسے کھلوایا تو وہ ہمارے لئے کھول دیا گیا اور ہم اس میں داخل ہو گئے تو ہم نے اس میں بہت سے مرد پائے جن میں آدھے تو بہت ہی زیادہ خوبصورت اور آدھے بہت ہی بد صورت تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں نے انہیں کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں جا کر غوطہ لگاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وہ نہر چوڑائی میں چل رہی تھی گویا کہ اس کا پانی دودھ ہے تو وہ گئے اور اس میں غوطہ لگا کر ہمارے پاس واپس آئے

تو ان سے وہ بد صورتی ختم ہو چکی تھی اور وہ بھی خوبصورت ہو چکے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دونوں مجھے کہنے لگے یہ جنت عدن ہے اور وہ آپ کا گھر ہے تو میں نے اوپر نظر اٹھا کر دیکھا تو ایک محل جو کہ سفید بادل کی طرح تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کہنے لگے وہ آپ کا گھر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اللہ آپ دونوں کو برکت سے نوازے ذرا مجھے اس میں داخل تو ہونے دو تو وہ کہنے لگے کہ اب تو نہیں لیکن آپ اس میں ضرور داخل ہوں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے کہا آج رات میں نے عجیب وغریب چیزیں دیکھیں تو مجھے یہ بتائیں کہ میں نے جو کچھ دیکھا ہے وہ کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

وہ کہنے لگے کہ ہم آپ کو اس کے متعلق بتائیں گے وہ سب سے پہلا شخص جس کے پاس آپ آئے تھے جس کے سر کو پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص ہے جو کہ قرآن کو حفظ کرنے کے بعد اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور فرضی نمازوں سے سویا رہتا تھا اور وہ آدمی جس کے پاس آئے تو اس کا رخسار ناک اور آنکھ کو گدی تک کاٹا جارہا تھا یہ وہ شخص تھا جو صبح صبح اپنے گھر سے نکل کر ایک ایسا جھوٹ بولتا جو یہ دنیا کے دوسرے کونے تک جا پہنچتا تھا اور وہ عورتیں اور مرد جو کہ تندور جیسی عمارت میں تھے وہ زانی مرد وعورتیں تھے اور وہ شخص جس کے پاس آپ آئے اور وہ نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالا جا رہا تھا وہ سود خور تھا اور بد صورت شخص جو آگ بھڑکا رہا تھا اور اس کے ارد گرد چکر لگا رہا تھا وہ جہنم کا داروغہ مالک تھا اور وہ لمبا شخص جو کہ باغ میں تھا وہ ابراہیم (علیہ السلام) تھے اور جو بچے ان کے ارد گرد تھے یہ وہ بچے ہیں جو سب فطرت پر فوت ہوئے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں بعض مسلمانوں نے کہا کہ اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو مشرکوں کی اولاد ؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور مشرکوں کی اولاد بھی اور وہ لوگ جو کہ آدھے خوبصورت اور آدھے بد صورت تھے تو یہ لوگ ہیں جن کے برے اعمال بھی تھے اور اچھے بھی انہیں اللہ تعالی نے معاف کر دیا ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (6525) .